احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 9 جولائی 2003ء 8 جمادی الاول 1424 ہجری - 9 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 152

ہجرت کی دعوت

یمن کے قبیلہ دوس کے رئیس حضرت طفیل بن عمروؓ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے اہل مکہ کے شدید مظالم کی وجہ سے رسول کریم ﷺ کو یمن تشریف لانے اور وہاں مرکز بنانے کی دعوت دی اور حضورؐ کی حفاظت کی ذمہ داری لی مگر حضورؐ نے فرمایا کہ ابھی مجھے خدا کی طرف سے ہجرت کی اجازت نہیں بعد میں اللہ تعالیٰ نے مدینہ کو ہجرت گاہ بنایا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان قاتل نفسہ لایکفر حدیث نمبر 167)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے کسی بڑی چیز کا ارادہ کیا ہے اور اس کی بنیاد عبداللطیف کی (قربانی) سے پڑی ہے۔ اگر مولوی عبداللطیف زندہ رہتے تو دس بیس برس تک زندہ رہتے آخر موت آجاتی اور موت آنی ہے اس سے تو آدمی بچ نہیں سکتا مگر یہ موت موت نہیں یہ زندگی ہے اور اس سے مفید نتیجے پیدا ہونے والے ہیں اور یہ مبارک بات ہے دشمن بھی (-) براہین احمدیہ کی پیشگوئی کو پڑھ کر اور اس کے اس طرح پر پوری ہونے کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر مفتری ہے اور زبانی کو جھوٹا الہام بنا کر سنا دیتا ہے تو یہ اثر استقامت کیوں ہوا اور 23 یا 24 سال کے بعد ایک بات جو بطور پیشگوئی شائع کی گئی تھی کیوں پوری ہو جاتی ہے؟

اس قدر عرصہ دراز تک تو انسان کو اپنی زندگی کی بھی امید نہیں ہو سکتی اور پھر اس کے ماننے والوں میں اس قدر استقامت اور قوت ہے کہ بیوی بچوں تک کی پروا نہیں کرتا - مال اور جان کا خیال تک بھی نہیں کرتا - ایمان جیسی دولت پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے - ایک اہل بصیرت اس سے نتیجہ نکالنے میں غلطی نہیں کرے گا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کے منشاء ہی کے ماتحت ہے - ایک سلسلہ جو خود اس نے قائم کیا ہے اور آپ جس نے ایک نشان دیا ہے اس نے وہ قوت اور استقامت اس (-) کو عطا کی تا کہ اس کی (قربانی) اس سلسلہ کی سچائی پر زبردست دلیل اور گواہ ہو - چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے - اب یہ نشان ہزاروں لاکھوں انسانوں کے لئے ہدایت اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ چاہے تو اس کے آثار ابھی سے نظر آنے لگے ہیں - اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ مشہور بات ہے - عبداللطیف کے اس استقلال اور استقامت سے بہت بڑا فائدہ ان لوگوں کو ہوگا جو اس واقعہ پر غور کریں گے - چونکہ یہ موت بہت سی زندگیوں کا موجب ہونے والی ہے اس لئے یہ ایسی موت ہے کہ ہزاروں زندگیاں اس پر قربان ہیں - (-)

مولوی عبداللطیف کی (قربانی) اور استقامت کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوا کہ 23-24 برس سے ایک پیشگوئی براہین میں موجود تھی جو پوری ہوگئی اور یہ ہماری جماعت کے ایمان کو ترقی دینے کا موجب ہوگی - اس کے سوا اب یہ خون اٹھنے لگا ہے اور اس کا اثر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے جو ایک جماعت کو پیدا کر دے گا -

یہ خون کبھی خالی نہیں جائے گا - اللہ تعالیٰ اس کے مصالح اور حکمتوں کو خوب جانتا ہے لیکن جہاں تک پیشگوئی کے الفاظ پر غور کرتا ہوں - اس میں (-) بڑی تسلی اور اطمینان کی بات ہے کہ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اس خون کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہونے والے ہیں - میں جانتا ہوں اور اس پر افسوس بھی کرتا ہوں کہ جس قسم کا نمونہ صدق و وفا کا عبداللطیف نے دکھلایا ہے - اس قسم کے ایمان کے لئے میرا کانشنس فتویٰ نہیں دیتا کہ ایسے لوگ میری جماعت میں بہت ہیں - اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اسی قسم کا اخلاص اور صدق عطا کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو عزیز نہ سمجھیں -

(ملفوظات جلد سوم ص 513)

جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کریں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کے نتیجے میں غرباء ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ ہمارے نوجوانوں میں بہ نسبت اور امراض کے یہ مرض (ہاتھ سے کام نہ کرنا) زیادہ راسخ ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اس وقت جتنے لوگ ہیں خواہ وہ بڑے ہیں یا چھوٹے سب میرے مخاطب ہیں۔ میں اپنی اولاد کو بھی مستثنیٰ نہیں کرسکتا۔ وہ بھی اس بات پر تو تیار ہو جائیں گے کہ سلسلہ کیلئے اپنی جانیں دیں...... لیکن اپنے ہاتھ سے کام کرنا انہیں دوبھر معلوم ہوگا۔ یہ محض عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دیں تو جماعت کا 25 فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید 25 فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء)

(مرسلہ نظارت امور عامہ)

تعطیلات میں اساتذہ وطلبہ وقف عارضی کریں

موسمی تعطیلات کے پیش نظر طلباء اور اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ ان ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بابرکت تحریک وقف عارضی میں شامل ہوں۔ اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں:-

حضور فرماتے ہیں۔ "میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1993ء (1)

کیم جنوری حضور نے اس سال کو انسانی بہبود کا سال منانے کا ارشاد فرماتے ہوئے یہ تجاویز پیش کیں کہ ہر مذہب کے سربراہ کی عزت کے قیام کے لئے ممالک قانون سازی کریں اور نفرتیں دور کرنے کے لئے حکومتیں معاہدات کریں اور میثاق مدینہ کو رائج کریں۔

8 جنوری برطانیہ کے ادارے انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج کی طرف سے انٹرنیشنل مین آف دی ایئر 1992ء، 1993ء کا ایوارڈ تین احمدی بزرگوں کو دینے کا اعلان کیا گیا جو یہ ہیں۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب، حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔

8 جنوری حضور نے عراق پر امریکی بمباری کا ذکر کرتے ہوئے عالم اسلام کو اتحاد کی دعوت دی اور فرمایا کہ امریکہ اور انگلستان کے احمدی اپنے ملکوں کے سربراہوں کو سمجھائیں اور حق کی آواز بلند کریں۔

8 تا 14 جنوری جماعت جرمنی کے نمائندوں نے بوسنین مسلمانوں کے لئے امدادی سامان لے کر بوسنیا کا دورہ کیا۔

15 جنوری حضور نے عالم اسلام کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے تلقین فرمائی کہ دنیا بھر کے احمدی اپنے ممالک کے خیالات کی اصلاح کے لئے مہم جاری کریں۔

25 جنوری سابق مربی امریکہ، فلپائن اور انڈونیشیا چوہدری غلام یٰسین صاحب کا انتقال۔

10 تا 12 فروری جلسہ سالانہ بنگلہ دیش۔

19 فروری حضور نے بوسنین خاندانوں سے مواخات قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

27 فروری حضور نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر Live درس القرآن کا سلسلہ اردو میں شروع فرمایا۔ یہ درس ہفتے میں 2 دن ہوتا تھا۔ امسال سورۃ آل عمران کی آیات 145 تا 147 کا درس ہوا۔ آخری دن حضور نے قرآن کی آخری 3 سورتوں کا درس دیا اور عالمی دعا کروائی۔

14 مارچ حضور نے احمدی نوجوانوں کو ریسرچ ٹیمیں بنانے کی ہدایت فرمائی۔

27 مارچ لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ کے ہال کا افتتاح ہوا۔

کیم اپریل انصاراللہ جرمنی کے ترجمان سہ ماہی الناصر کا آغاز۔

2 اپریل حضور نے خطبہ جمعہ میں غریب بچیوں کی شادیوں میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

2 تا 4 اپریل جماعت پاکستان کی 74ویں مجلس مشاورت۔

9 تا 11 اپریل خدام الاحمدیہ پاکستان کی سالانہ سپورٹس ریلی۔

16 اپریل حضور نے سیٹلائیٹ کے ذریعہ نشر ہونے والا پہلا عالمی خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ یہ نکاح حضور کی بیٹی یاسمین رحمان مونا کا تھا۔

17 اپریل کاروان علم و آشتی کے تحت ربوہ میں انسانی حقوق کے موضوع پر سیمینار رہا۔

درسِ وفا

محبت کی جوت ایسی جگا کر چلے گئے
ہر دل میں اپنا پیار بسا کر چلے گئے

ہر ایک کے حبیب تھے اور درد آشنا
سب کے غموں کو دل سے لگا کر چلے گئے

ہر بول میں خلوص تھا، ہر بات میں مٹھاس
درسِ وفا حضور سکھا کر چلے گئے

آنکھیں بھی اشکبار ہیں، دل غم سے چور ہے
ہر اک کو غم کا جام پلا کر چلے گئے

ربوہ کے خاص و عام ہیں گریہ کناں تمام
سب عاشقوں کو آپ رلا کر چلے گئے

ہم کو بلندیاں ملی ہیں آپ کے طفیل
اک عہدِ تابناک نبھا کر چلے گئے

علم و ہنر کا آپ تھے اک بحرِ بے کنار
ہر آگہی کا نور دکھا کر چلے گئے

شیریں کلام سے کیا دنیا کا دل اسیر
عشق و وفا کی بزم سجا کر چلے گئے

خوشبو بسی ہے آپ کی اعظم جہان میں
الفت کے پھول ایسے کھلا کر چلے گئے

اعظم نوید

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب (افغانستان) کے شاگرد

حضرت مولوی عبدالستار خان صاحب المعروف بزرگ صاحب کے حالات زندگی

آپ قرآن وحدیث کی تعلیم دیا کرتے اور اپنے حجرہ میں حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس جاری کیا تھا

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

قسط اول

مولوی عبدالستار خان صاحب کے والد صاحب کا نام دیندار خان تھا۔ وہ موضع بل خیل خوست، صوبہ پکتیا افغانستان کے رہنے والے تھے۔ ان کا قبیلہ منگل تھا جس کی ایک شاخ شریف زئی سے تعلق رکھتے تھے۔ بزرگ صاحب کا خیال تھا کہ شریف زئی دراصل سادات میں سے ہیں۔

آپ کے والد صاحب تو آپ کے احمدی ہونے سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے لیکن والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے قبول احمدیت کا شرف عطا فرمایا۔

(اخبار الفضل 20 راکتوبر 1933ء اور اخبار الحکم 10 رمئی 1903ء)

ابتدائی حالات

مولانا عبدالستار خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ دادا اچھے عالم تھے اور لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں دو قسم کے لوگ تھے۔ ایک وہ جو اچھے عالم تھے وہ شیخان کہلاتے تھے۔ دوسرے وہ جو طالب علمی کی حالت میں تھے۔

مجھے شیخان کو دیکھ کر خیال آیا کہ یہ لوگ صاحب حیثیت معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا لباس بھی اچھا اور سفید ہے۔ اس لئے مجھے طلب علم کا شوق پیدا ہوا۔ اس پر میں نے تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر جانے پر کمر باندھی اور میرا ساتھ ان لوگوں سے ہو گیا جن کا تعلق قادری سلسلہ سے تھا۔

بالآخر میں ایک ایسے مولوی کا شاگرد بن گیا جو حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف کو جانتا تھا۔ میرے اس استاد نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایسی تعریف کی کہ میں ان سے ملنے کی خاطر چل پڑا۔ میں ابھی انہیں نہیں مل سکا تھا کہ مستون مقام پر ایک مولوی صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ یہ مقام خوست میں ہے۔ اس مولوی کے پاس ٹھہر گیا اور اس کی شاگردی اختیار کر لی۔ اس زمانہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب سید گاہ میں تھے اور ان کے پاس بکثرت لوگ تعلیم کے لئے آیا کرتے تھے اور قرآن شریف اور حدیث کا بیان ان کے ہاں ہوتا تھا۔ میں ایک دو جمعے ان کا درس سننے کے لئے جاتا رہا۔ ان کے کلام اور وعظ نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ میں مستون کو چھوڑ کر سید گاہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس رہنے لگا۔

کچھ دنوں کے بعد میرے استاد کا پیغام آیا کہ تم میری اجازت کے بغیر چلے گئے ہو۔ میں تم سے بہت ناراض ہوں۔ تمہیں ہرگز معاف نہیں کروں گا۔ اس وقت میرے دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ میرا استاد ہے کہیں مجھے بددعا نہ دے۔ ایک طرف تو صاحبزادہ صاحب سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا تھا، دوسری طرف اس استاد کا خوف تھا۔ آخر میں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے بات کی اور سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا:

”اگر کوئی شخص کسی مولوی کی شاگردی اختیار کر لے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ استاد کا غلام بن گیا ہے۔ یہ آپ کی مرضی ہے جہاں آپ کا دل چاہے تعلیم حاصل کریں“

یہ بات سن کر میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں رہنے لگا۔ میں نے ان سے بہت سے حقائق و معارف سنے۔ ان کی باتیں میرے دل پر اثر کرتی تھیں۔

اس زمانہ میں جو شیخان خوست میں رہتے تھے وہ پیر صاحب مانکی کے مرید تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ ان کا پیر آسمان و زمین اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے اس تمام مخلوق کا علم رکھتا ہے۔ چونکہ میں پہلے اسی عقیدہ پر تھا میں نے اس کا ذکر حضرت صاحبزادہ صاحب سے کیا تو انہوں نے فرمایا:

”یہ بالکل غلط ہے جو بھی پیر و مرشد اس دنیا میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کے پابند ہیں اور اس کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ قطبیت، غوثیت، ولایت بزرگی بس یہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں“

صاحبزادہ ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ آپ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت میں کچھ ایسے کھوئے گئے تھے کہ دنیاوی کاروبار کی طرف آپ نے کبھی توجہ نہ دی۔ روزی کمانے کی کبھی آپ نے مشقت نہ اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو ہر قسم کی تنگی وشدت سے بچائے رکھا۔ بظاہر آمدنی کی کوئی صورت نہ تھی۔ لوگ خود بخود آپ کی امداد کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کے مخلص دوستوں میں سے تھے۔ یہ دوستی کا تعلق اس وقت پیدا ہوا جب خوست کے بدعتی فرقے حضرت صاحبزادہ صاحب کے مخالف ہو گئے کیونکہ آپ ہمیشہ قرآن وحدیث کی اشاعت میں کوشاں رہتے تھے۔ اور اس کے مطابق عمل کی تلقین کرتے تھے۔ بدعتی فرقے آپ کے قتل کے درپے رہتے تھے۔

اس وقت بزرگ صاحب نے اپنا گھر بار چھوڑ کر اور سب تعلقات توڑ کر آپ کی صحبت میں رہنا اختیار کر لیا تھا۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب سفر پر جاتے تو مولوی عبدالستار خان صاحب ساتھ ہوتے تھے۔ جب حضرت صاحبزادہ مرحوم نے کابل جا کر رہائش اختیار کی تو وہ وہاں بھی ساتھ تھے۔ شہر کابل میں افغانستان کے بڑے بڑے آدمیوں سے ان کی واقفیت پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ اعتماد الدولہ سردار عبدالقدوس خان شاہ غاصی، مستوفی الممالک مرزا محمد حسین اور مرزا عبدالاحد خان کمیدان آپ سے خوب واقف تھے۔

بزرگ صاحب کا قبول احمدیت

آپ اپنے احمدی ہونے کے متعلق یوں بیان کرتے تھے کہ جب ابھی صاحبزادہ سید عبداللطیف تک سیدنا حضرت مسیح موعود کا دعویٰ نہیں پہنچا تھا ان دنوں آپ قرآن وحدیث کا درس دیتے تھے تو بیان فرمایا کرتے تھے کہ مہدی کے آنے کا یہی زمانہ ہے کیونکہ اس کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ تعجب ہے کہ مہدی کے ظہور کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جب انگریزوں سے افغانستان کی سرحد کی نشاندہی ہو رہی تھی یہ 1894ء کا ذکر ہے تو گورنر خوست شیریں دل خان سرحد کے تصفیہ کے لئے جایا کرتے تھے اور ان کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ صاحب بھی جاتے تھے۔ ان دنوں ایک موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود کی تصنیف آئینہ کمالات اسلام صاحبزادہ صاحب تک پہنچی۔ آپ نے اس کتاب کو پڑھ کر حضور کے دعویٰ کی تصدیق کی اور اپنے واقف کار لوگوں کو اس بارہ میں سمجھانا شروع کر دیا۔ شریں دل خان گورنر اور ان کے عملہ کو بھی دعوت الی اللہ کی۔

بزرگ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ سردار شریں دل خان اچھے آدمی تھے اور انہوں نے انکار نہیں کیا تھا بلکہ غالباً حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی تصدیق کی تھی۔

اس کے علاوہ صاحبزادہ صاحب نے سید گاہ میں اپنے چند مخلص دوستوں کو جمع کر کے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی اطلاع دی اور سب نے اسے مان لیا۔ مولوی عبدالستار خان نے اسے وقت کچھ سوالات کئے تھے جن کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے تسلی بخش جواب دئے تھے۔

مولوی عبدالستار خان صاحب کے چھوٹے بھائی ملا میرو صاحب کبھی کبھی طنز کیا کرتے تھے لیکن بزرگ صاحب فرماتے تھے کہ میں نے انکار کی وجہ سے نہیں بلکہ مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے کچھ باتیں پوچھی تھیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب قادیان آنے سے قبل اپنے بعض شاگردوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھجوایا کرتے تھے اور ان شاگردوں میں مولوی عبدالستار خان صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی اور اپنے بعض شاگردوں کی بیعت کے خطوط بھی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھ دئے تھے۔ مولوی عبدالستار خان صاحب بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ خواہش تھی کہ وہ افغانستان سے ہجرت کر کے مع اہل وعیال قادیان آ جائیں لیکن آپ کا شہید ہونا ہی مقدر تھا۔

جب حضرت صاحبزادہ صاحب شہید ہو گئے تو بزرگ صاحب 1904ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔

(اخبار الفضل 20 راکتوبر و 17 رنومبر 1933ء)

قادیان میں قیام کے حالات

صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی نے بزرگ صاحب کو اپنے افغانستان سے قادیان آنے کے بعد 1926ء میں پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قد درمیانہ اور بدن چھریرا تھا۔ پیشانی روشن تھی۔ چہرہ نورانی تھا، داڑھی سفید تھی۔

آپ کی طبیعت میں شگفتگی اور نرمی اور تواضع اور خاکساری تھی۔ مسکراتے رہتے تھے مگر کبھی قہقہہ مار کر نہیں ہنستے تھے۔ مخلوق خدا کی ہمدردی اور دوسروں کی تکالیف کا بے حد احساس تھا.......... آپ کو گوشہ نشینی اور گمنامی پسند تھی لیکن اکثر لوگ آپ کی دعا کی قبولیت

کا مشاہدہ کر چکے تھے۔ جماعت احمدیہ میں آپ کی شہرت اور آپ سے واقفیت بہت تھی۔

آپ کی مادری زبان پشتو تھی۔ فارسی اور عربی میں بھی گفتگو کر سکتے تھے۔ اردو زبان بھی خوب پڑھتے اور سمجھتے تھے۔ مگر بولنے کی زیادہ مشق نہ تھی۔

آپ نے اپنے حجرہ میں حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس جاری کیا ہوا تھا۔ قرآن و حدیث کی تعلیم دیا کرتے تھے اور قرآن مجید کے بعض نہایت لطیف معنے بیان کرتے تھے۔ تصوف کی اکثر کتابوں پر عبور تھا۔ اور صوفیوں کے حالات سے خوب واقف تھے۔ آپ کا تصوف حضرت مسیح موعود کے رنگ میں رنگین تھا۔ حضور اقدس کی روایات بھی بیان کرتے تھے۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ایک ایک روایت میں نے کئی کئی دفعہ آپ سے سنی۔ جہاں تک مجھے علم ہے آپ کی ہر روایت کے الفاظ ہر دفعہ ایک ہی تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کو آپ سے خاص تعلق تھا۔

آخری بیماری اور وفات

جب آپ بہت ضعیف ہو گئے تو اپنے حجرہ سے کم باہر آتے تھے۔ نماز کے لئے بیت الذکر میں یا کبھی کبھی بہشتی مقبرہ جانے کے سوا کہیں نہ جاتے تھے۔ آپ سال بھر بیمار رہے۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی نماز کے پابند رہے۔ نوافل بھی کثرت سے پڑھتے تھے۔ مرض کے آخری دنوں میں درود شریف بار بار زور سے نماز میں پڑھتے تھے۔

جب آپ کی حالت نازک ہو گئی تو ایک شخص نے آپ سے کہا: ''آپ سے جدا ہونے سے ہمیں بڑی تکلیف ہو گی'' آپ نے فرمایا: ''خدا کرے قیامت میں جدا نہ ہوں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود اور حضرت شہید مرحوم سے جدا نہ کرے''

آخر مورخہ 18 راکتوبر 1932ء کو وفات پا کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

(الفضل 17 رنومبر 1932ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا بیان

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت مولوی عبدالستار صاحب المعروف بہ بزرگ صاحب جو ایک عرصہ سے مہمان خانہ قادیان کی خاص رونق اور برکت تھے اس جہان فانی سے رحلت فرما کر ہمیشہ کے واسطے مقبرہ بہشتی میں جاگزیں ہو گئے۔ آپ کی وفات ہمارے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔ کیونکہ آپ حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم، عالم باعمل، صاحب کشوف والہامات تھے۔ آپ کی دعائیں اکثر احباب کے واسطے موجب تشفی اور برکات ہوتی تھیں۔ آپ کا درس کئی طالب علموں کے واسطے حصول علم کا موجب تھا۔ عاجز اکثر آپ کی صحبت میں تسکین اور روحانی راحت حاصل کرنے کے لئے جا بیٹھتا تھا۔ افغانی احمدیوں کا آپ کے گرد ہمیشہ ایک مجمع رہتا تھا۔ اور آپ ان کی تعلیم و تربیت و ترقی کی طرف خاص توجہ کرتے تھے۔ مرحوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے خاص شاگردوں اور دوستوں میں سے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم نے مولوی عبدالستار صاحب کو قادیان بھجوایا تھا تا کہ حضرت مسیح موعود سے ملیں اور آپ کے حالات معلوم کر کے واپس آئیں۔ مولوی عبدالستار صاحب قادیان آئے، کچھ مدت یہاں رہے......... واپس حضرت صاحبزادہ مرحوم کے پاس گئے اور تمام حالات قادیان سے انہیں آگاہ کر کے قادیان آنے کا مشتاق بنا دیا۔

میں اس وقت ریاست جموں کے ہائی سکول میں ملازم تھا مگر قادیان اکثر آتا رہتا تھا۔ اس واسطے ابتدا سے ہی مجھے مرحوم کے ساتھ واقفیت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم ابتدائی زمانہ میں اپنے استاد حضرت صاحبزادہ مرحوم کے حکم سے کئی بار قادیان آئے......

حضرت صاحبزادہ مرحوم 1902ء میں خود ایک قافلہ شاگردان کے ساتھ قادیان آئے تو اس وقت مولوی عبدالستار بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ان کے ساتھ ہی خوست واپس گئے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی قربانی کے بعد 1904ء میں مولوی عبدالستار صاحب ایسے قادیان آئے کہ گزشتہ 28 سال یہاں مقیم رہے.........

آپ کی عمر وفات کے وقت تقریباً نوے (90) سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں بلند مقامات عطا فرمائے اور اپنے قرب میں خاص جگہ دے۔

(الفضل 30 راکتوبر 1932ء)

وفات پر الفضل کی خبر

حضرت بزرگ صاحب کے انتقال کے بارہ میں اخبار الفضل رقمطراز ہے:

''نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالستار صاحب افغان المعروف بزرگ صاحب جو حضرت مسیح موعود کے اولین رفقاء اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کے شاگردان خاص میں سے تھے طویل علالت کے بعد 18 راکتوبر 1932ء کو ساڑھے آٹھ بجے صبح دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

مرحوم قادیان میں سب سے پہلے 1897ء میں تشریف لائے۔ اس کے بعد وہ دو تین مرتبہ اپنے علاقہ خوست سے آتے رہے۔ آپ نہایت منکسر المزاج، پاک طبیعت اور اعمال صالحہ بجا لانے والے انسان تھے۔ صاحب مکاشفات تھے، آپ عمر بھر مہمان خانہ کے ایک چھوٹے سے حجرہ میں نہایت صبر و شکر کے ساتھ فقیرانہ رنگ میں اقامت گزیں رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بھر باغ سے لے کر بہشتی مقبرہ تک نعش کو کندھا دیا، چہرہ دیکھ کر حضور تشریف لے آئے۔ واپسی پر مرحوم کے خصائل حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو غصہ کے وقت اپنے نفس پر بہت قابو تھا۔ بلکہ اس خصوص میں آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ان کے روحانی تعلق کا ثبوت ہے کہ جب تک میں ڈلہوزی سے واپس نہیں آیا ان کی وفات نہیں ہوئی۔ پھر آپ نے ایک رویا کا ذکر فرمایا جو ڈلہوزی میں دیکھا تھا کہ قادیان میں ایک ایسے شخص کی وفات ہوئی ہے جس سے زمین و آسمان ہل گئے ہیں۔ ان کی عمر کا صحیح اندازہ نہیں۔ اغلباً 70 برس کے قریب تھی۔

احباب سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب پڑھیں اور آپ کی بلندی درجات کے لئے خصوصیت سے دعا مانگیں۔

(اخبار الفضل مورخہ 20 راکتوبر 1932ء)

مولوی صاحب کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات

حضرت مصلح موعود نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایمان کی ادنیٰ علامت یہ ہے کہ اگر مومن بندے کو آگ میں بھی ڈال دو تب بھی وہ ایمان ترک کرنا گوارا نہ کرے۔ جب ادنیٰ سے ادنیٰ بشاشت ایمان دل میں پیدا ہو جانے پر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے اور اس قدر اس کے اندر عزم اور استقلال راسخ ہو جاتا ہے تو اعلیٰ ایمان پر جو کچھ انسانی قلب کی کیفیت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ اس قسم کے لوگوں میں سے جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف رکھتے ہیں اور جن کی وجہ سے مجھے اس خطبہ کی تحریک ہوئی۔

مولوی عبدالستار صاحب افغان تھے جو ابھی پچھلے ہفتہ ہی فوت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک غیر ملک سے لا کر اس نعمت سے متمتع کیا۔ وہ سید عبداللطیف صاحب کے شاگرد تھے اور ان کے ساتھ ہی سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ اس قسم کا ایمان اور اخلاص عطا کیا تھا جو بہت ہی کم لوگوں کو میسر آتا ہے۔

مجھے بچپن سے جب وہ قادیان آئے ان سے انس رہا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود بھی خاص موقعوں پر انہیں دعا کے لئے کہہ دیتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض دفعہ دوسروں کو دعا کے لئے کہہ دیتے اور جیسا کہ ہر مومن دوسرے مومن کو اپنے لئے دعا کی تحریک کرتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے مامورین میں کبر نہیں ہوتا اور وہ خدا کی استغناء ذاتی سے واقف ہوتے ہیں اس لئے دعا کے موقع پر وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم مامورین ہیں اور دوسرا غیر مامور، بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ سارے ہی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور نہ معلوم اس وقت اللہ تعالیٰ کس کے منہ کی دعا قبول کر لے۔

مولوی عبدالستار صاحب کے متعلق میرا ایک تجربہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا مقام عطا فرمایا تھا کہ وہ صحیح الہام پاتے تھے۔ جب میں نے دیکھا کہ جماعت میں (دعوت الی اللہ) کا پہلو نہایت کمزور ہو رہا ہے تو اس وقت میں نے تجویز کی کہ ہم ایک ایسی جماعت بنائیں جس کا فرض ہو کہ دنیا میں (دعوت الی اللہ) کرے۔ میں نے اس تجویز کا علم اس وقت کسی کو نہ دیا یہاں تک کہ اپنے گہرے دوستوں سے بھی اس کا ذکر نہ کیا۔

جہاں تک میرا خیال ہے صرف میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے اس کا ذکر کیا تھا لیکن بالکل ممکن ہے میں نے ان سے بھی ذکر نہ کیا ہو۔ کیونکہ مجھ پر اثر یہی ہے کہ میں نے ابھی اس تجویز کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے بعضوں کو استخارہ کے لئے اور بعض کو دعا کے لئے کہا جنہیں مجملاً بتا دیا کہ کوئی دینی بات ہے اس کے لئے دعا کریں۔ اس سے زیادہ میں نے کسی کے سامنے وضاحت نہ کی۔

مولوی عبدالستار خان صاحب افغان کو بھی میں نے لکھا کہ میرے دل میں ایک مقصد ہے آپ اس کے لئے دعا کریں اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ معلوم ہو تو اس سے مجھے مطلع کریں۔ دو تین روز کے بعد انہوں نے مجھے جواب دیا۔ اگرچہ میں نے انہیں نہیں بتایا تھا کہ میرے دل میں کیا مقصد ہے یہ میرا ذاتی کام ہے یا دینی اور اگر دینی کام ہے تو کیا ہے۔ لیکن جواب میں اول انہوں نے مختلف الہامات لکھے جو سارے کے سارے (دعوت الی اللہ) کے متعلق تھے اور پھر ایک رویا لکھی کہ ایک میدان ہے تمام لوگ کھڑے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب بھی وہیں ہیں۔ پھر لکھا آپ نے یہ کہنے کے بعد کسی پہاڑی سرد علاقہ میں (دعوت الی اللہ) کے لئے بھیج دیا۔ گویا جو (دعوت الی اللہ) کا نقشہ میرے ذہن میں تھا وہ خدا تعالیٰ نے سارے کا سارا بتا دیا۔ پھر جزئیات بھی بتا دیں جو اب تک پوری ہو رہی ہیں۔

چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب کو عرصہ تک باہر (دعوت الی اللہ) کے لئے میں نے بھیج دیا اور اب بھی پہاڑوں پر انہیں مختلف کاموں کے لئے بھیجنا پڑتا ہے۔

بعض اور امور میں بھی میرا ان کے متعلق تجربہ ہے مگر اس واقعہ کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ اس زمانہ میں مجھے (دعوت الی اللہ) کی کمی کا اس قدر احساس تھا اور میرے دل پر اس قدر اثر تھا کہ وہ دیوانگی کی حد کو پہنچا ہوا تھا۔ یہ رویا میرے لئے بہت امید افزا ثابت ہوئی اور پھر خدا تعالیٰ نے (دعوت الی اللہ) کے لئے راستے کھول دیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مولوی صاحب کا بہت بڑا درجہ تھا۔

ان کی وفات سے دو اڑھائی مہینے پہلے کی بات ہے میں نے ڈلہوزی میں ایک رویا دیکھا کہ کوئی شخص نہایت گھبرائے ہوئے الفاظ میں کہتا ہے: ''دوڑو!

باقی صفحہ 7 پر

ڈاکٹروں کو حضرت مصلح موعود کی ہدایات

حضرت ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب جب ایک دفعہ ڈیوٹی پر جانے لگے تو حضرت مصلح موعود نے انہیں ایک پرائیویٹ ملاقات میں طبی معاملات کے متعلق نصائح فرمائیں۔ جو ایک گھنٹہ سے زیادہ جاری رہی۔ ڈاکٹر صاحب ان کے مختصر نوٹس لیتے رہے۔ جن کو بعد میں تفصیل کے ساتھ لکھ کر الفضل 13 مئی 1924ء میں شائع کروادیا۔

پہلی نصیحت

شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اصل سبب وہی ہے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت شافی ہے جو علاج میں کام آتی ہے۔ ڈاکٹر اور طبیب اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ علاج کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ ہو۔ اور اس سے دعا کرو۔ کہ علاج میں تمہاری مدد کرے۔ پھر سب مریضوں کے لئے دعا کرو۔ اور بعض مریضوں کا نام لے کر بھی دعا کرو۔ مثلاً جن کو زیادہ تکلیف ہو۔ علاج میں تمہارا منشاء شہرت حاصل کرنا نہ ہو۔ بلکہ اس نیت سے علاج کرو کہ خدا کے بندوں کی تکلیف دور ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے تمہاری نیت بھی علاج کرتے وقت یہی ہو کہ مریضوں کی تکلیف دور ہو۔ نہ یہ کہ لوگ کہیں۔ بہت لائق ڈاکٹر ہے۔

دوسری نصیحت

دوسرے اپنی لیاقت کا گھمنڈ نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کسی مریض کو شفا ہوگئی۔ تو یہ کوئی تمہاری محنت اور عقل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ قانون قدرت کے ماتحت ہے۔ یہ تمہاری بہادری نہیں۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین پر عمل کیا۔ اور نتیجہ نیک پیدا ہوا۔ پس تمہارا کام یہ ہے کہ ان قوانین پر عمل کرو۔ اور نتیجہ کو خدا کی طرف منسوب کرو۔ دیکھو اگر ایک آدمی منی آرڈر کے فارم پر نام اور پتہ لکھ کر ڈاکخانہ میں روپے دینے جائے اور پوسٹ ماسٹر اس سے روپے لے لے۔ لیکن ایک دوسرا شخص یونہی ایک ردی کاغذ پر پتہ لکھ کر لے جائے اور اس کا کاغذ پوسٹ ماسٹر رد کردے۔ تو پہلا آدمی اس بات پر فخر نہیں کر سکتا۔ کہ اس نے اپنی عقل اور فراست سے ایسا قانون نکالا کہ اس کے روپے لئے گئے۔ کیونکہ اس نے تو پوسٹ آفس کے مقررہ قوانین پر عمل کیا ہے۔ اس لئے اس کے روپے لئے گئے ہیں۔ تو مقررہ قواعد پر عمل کرنا انسان کا کام ہوتا ہے۔ آگے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ ان قواعد کے ماتحت نکلتا ہے۔ اور قواعد بنانے والے کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ یہی حال ڈاکٹر کا ہے۔

تیسری نصیحت

کوئی پیشہ دین کے رستہ میں روک نہ ہو۔ کیونکہ یہ کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ بلکہ یہ سب دین کے ماتحت ہی آ جاتے ہیں۔ ہر علم سے دین کی خدمت بھی کرے۔ اور دین کے احکام کی حکمت اور مصلحت معلوم کرے۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں کو چاہئے کہ جو اعتراض دین حق پر پڑتے ہوں۔ ان کا طب کی رو سے جواب دیں۔ اپنے پیشہ کو دین کا ممد بنائیں۔ سائنس دانوں کی کتابیں غیر متعصب ہو کر پڑھیں۔ اور اگر کوئی اعتراض دین حق پر پڑتا ہو۔ تو اس پر غور کریں۔ اور اس کا جواب سوچیں۔

میں جب کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں۔ تو اس بات کو مدنظر رکھتا ہوں۔ کہ اس سے دین حق پر کیا اعتراض پڑتا ہے۔ اور پھر اس کا جواب سوچتا ہوں۔

چوتھی نصیحت

مریض کا دل نرم ہوتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ اس کو دعوت الی اللہ کی جائے۔ اس حالت میں انسان حق کی طرف جلدی رجوع کرتا ہے مریض کو تین باتوں کا فکر ہوتا ہے۔ اول اپنی زندگی کا۔ دوم اپنے رشتہ داروں کی حالت کا۔ اور تیسرے اپنی عاقبت کا۔ ان سب کو مدنظر رکھ کر اس کو دعوت الی اللہ کرو۔ اور بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے۔ اور وہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں شفا ہے۔ پہلے اخلاق کو لو۔ اور اس کے بعد مذہبی مسائل کا ذکر کرو۔ پہلے ہی اس سے وفات مسیح کا ذکر نہ شروع کردو۔

پانچویں نصیحت

اپنی زندگی کو اپنے پیشہ کے لئے وقف سمجھو۔ اور اپنے ذاتی آرام کو اس پر ترجیح نہ دو۔ مثلاً آدھی رات کے وقت کوئی بلانے آئے تو اس وقت نیند اور آرام کا خیال نہ کرو۔ کوئی شدید مرض ہو یا خطرناک وبائی مرض۔ مثلاً پلیگ یا ہیضہ کا کیس ہو۔ تو ان کو دیکھنے سے انکار نہ کرو۔ ہاں جو ضروری احتیاط ہے۔ وہ کرلو۔

خاکسار نے عرض کی کہ ہمارے ایک پروفیسر کہا کرتے ہیں۔ کہ نمونیائی پلیگ کے مریض کو کبھی دیکھنے نہ جاؤ۔ کیونکہ اس نے خود تو بچنا نہیں۔ اور تم بھی ساتھ ہلاک ہو جاؤ گے۔

فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ ہونے اور اپنی کم علمی کا نتیجہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ یہ غلط بات ہے کہ فلاں مریض ضرور مر جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارے نسخہ سے وہ مریض بچ جائے۔ پس یہ مت کہو کہ فلاں مرض لاعلاج ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ ہم کو ابھی تک اس کا علاج معلوم نہیں۔ ناک اور منہ پر پٹی باندھ کر بے شک مریض کو دیکھو۔ اور علاج کرو۔ کیونکہ جس دن سے تم نے امتحان پاس کیا ہے۔ یہ تمہارا فرض ہو گیا ہے کہ مریضوں کو آرام پہنچاؤ۔

چھٹی نصیحت

علاج کے معاملہ میں امراء اور غرباء سے برابری کا سلوک کرو۔ اور غرباء سے انکساری سے کام لو۔ یہ پیشہ کا وقار ہے۔ امراء کا اس خیال سے علاج نہ کرو۔ کہ ان کا کوئی تم پر رعب ہے یا تم ان سے ڈرتے ہو۔ بلکہ اپنے وقار کو قائم رکھو۔ اور ان کی اس لئے زیادہ پروانہ کرو کہ وہ دولتمند ہیں۔ ان کا فیس دینا کوئی احسان کرنا نہیں تم کام کرو گے اور پیسے لو گے۔

ساتویں نصیحت

مطب یعنی پرائیویٹ پریکٹس میں سب سے ضروری بات مریضوں کی ترتیب ہے۔ جو پہلے آئے۔ اسے پہلے دیکھو جو بعد میں آئے۔ اسے بعد۔ خواہ کوئی معمولی چپڑاسی ہو۔ خواہ شہر کا رئیس۔ خود دیکھ لو۔ کہ کون پہلے آیا ہے۔ حضرت خلیفہ اول اس بات کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اس میں کچھ استثنائی صورتیں بھی ہیں جہاں ترتیب کو بدلنا ہوگا۔ مثلاً کوئی مریض بہت نازک حالت میں ہو۔ جیسے پیشاب رک جانے یا فتق وغیرہ میں بعض دفعہ ہو جاتی ہے۔ تو ان کو پہلے دیکھ لو۔ یا اسے جس کا ادب اور احترام ضروری ہو۔ مثلاً مذہبی پیشوا۔ یا سلسلہ کے بزرگ یا والدین اور قریبی رشتہ دار سرکاری افسروں کا بھی لحاظ رکھو۔ اس لئے نہیں کہ وہ امیر ہیں۔ بلکہ قانون کی پابندی اور احترام کیلئے آفیسر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ امیر ہو یا غریب۔ ان سب کو ترجیح دو۔

آٹھویں نصیحت

کسی مریض کے بیان کو حقیر نہ سمجھو یہ نقص بہت سے ڈاکٹروں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً ہسٹیریا والے مریض کو کہہ دیتے ہیں۔ یہ کوئی مرض نہیں۔ صرف وہم ہے۔ اور علاج کی طرف توجہ کم کرتے ہیں۔ یا اعصابی کمزوری کی وجہ سے ضعف قلب ہو۔ تو ڈاکٹر نبض دیکھ کر کہہ دے گا کچھ نہیں محض تمہارا خیال ہے اس خیال سے علاج سے بے پرواہی نہ کرو۔ آخر وہم بھی تو کسی مرض کا نتیجہ ہے۔ اس کا سبب معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ ممکن ہے یہی علامت جس کو تم اب وہم خیال کرتے ہو کسی آئندہ آنے والی مرض کی علامت ہو۔ ڈاکٹر میکنزی نے حال ہی میں تحقیقات کی ہے کہ جن علامات کو ہم وہم اور خیالی سمجھ کر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ پندرہ یا بیس سال کے بعد کوئی مرض ہو گیا جس کی وہ پہلی علامت تھی۔ اس لئے چاہئے کہ علاج سے بے پرواہی نہ کرو۔ اور اس کا سبب معلوم کرنے کی کوشش کرو ممکن ہے کسی اندرونی غدود کی رطوبت کے کم ہو جانے سے یہ وہم پیدا ہو گیا ہو۔ وہم بذات خود مرض ہے۔ اور تکلیف تو بہرصورت مریض کو ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ اس کی تکلیف کو دور کریں۔

نویں نصیحت

اپنے علم اور تجربہ پر بھروسہ نہ کرو۔ اور اندھا دھند دوائی نہ دیتے جاؤ۔ یعنی یہ قاعدہ کلیتاً نہ سمجھ لو کہ فلاں دوائی فلاں مرض میں ہر ایک کے لئے مفید ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ ایک ہی دوائی جو انہوں نے 1880ء میں پڑھی تھی دیتے رہتے ہیں جدید علاج معلوم کرتے رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم نے اب سب کچھ سیکھ لیا ہے بلکہ اخیر عمر تک سیکھتے رہو۔ تحقیقات کرنے کی عادت ڈالو۔ عموماً تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو نئی تحقیقات کو سنتے ہی نہیں اپنے پرانے نسخے ہی چلاتے جاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نئی تحقیقات سنتے ہیں۔ مگر ہر ایک بات کو رد کر دیتے ہیں۔ اور تیسرے وہ لوگ جو ہر ایک بات کو مان لیتے ہیں۔ یہ تینوں طریق غلط ہیں چاہئے کہ جدید تحقیقاتوں کا مطالعہ کرو۔ اور پھر عقل سے کام لو اگر ان پر علمی جرح مشکل ہے۔ تو عقل سے معلوم کرو کہ فلاں دوائی اچھی ہے یا نہیں۔ اور تجربہ سے معلوم کرو کہ فلاں دوائی اچھی ہے یا نہیں۔ اور تجربہ سے معلوم کرو کہ فلاں دوائی کس حد تک فائدہ کرتی ہے اپنے مریضوں پر ان کو آزماؤ۔ اور پھر نتیجہ نکالو کہ اس علاج کو جاری کرنا چاہئے یا رد کرنا چاہئے دوسرا طریق یہ ہے کہ اگر خود تجربہ نہیں کر سکتے۔ تو پھر شہادت مان لو۔ یعنی دوسرے ڈاکٹروں نے جو تجربے اس علاج کے متعلق اپنے ہسپتالوں میں کئے ہوں۔ ان کے نتائج معلوم کرو۔ مگر محقق کی بات کا اعتبار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اول تو وہ لوگ اپنے تجارب چیدہ چیدہ لوگوں پر کرتے ہیں۔ دوسرے وہ مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ جب کوئی نیا علاج نکلے تو اس کو نہ تو فوراً ہی مان لو۔ اور نہ ہی فوراً رد کردو۔ بلکہ خود عملی طور پر معلوم کرو۔ یا دوسرے ڈاکٹروں کی شہادت پر اعتبار کرو۔ اور اس طرح اس علاج کے متعلق فیصلہ کرلو۔

دسویں نصیحت

علاج میں مریض کی حالت اور عادات کا لحاظ رکھو۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہر مریض کی مرض مختلف ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اس بات کو بعض دفعہ نظر انداز کر دیتے ہیں

مثلاً بعضوں کو خاص غذا ہضم نہیں ہوتی۔ مجھے دودھ ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے ڈاکٹروں نے کئی طریقوں سے مجھ کو دودھ ہضم کرانے کی کوشش کی ہے۔ مگر مجھے ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اگر غیر معمولی سامان پیدا کر دے تو وہ اور بات ہے۔ میں ایک دفعہ پھیرو چیچی تبدیلی ہوا کے لئے گیا۔ راستہ میں ایک مرید نے دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا۔ میں نے کہا مجھ کو دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ اور اس سے تکلیف بڑھ جائے گی۔ اس نے جب بہت اصرار کیا تو میں نے دودھ پینا شروع کر دیا اور سارا پیالہ پی گیا۔ مجھ کو وہ دودھ ہضم ہو گیا۔ اور اس کے 6 ماہ تک مجھ کو دودھ ہضم ہوتا رہا۔

تو اس طرح بعض لوگوں کا مرض بڑھ جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہئے اس سے پوچھ لو۔ اگر اس کو کسی خاص غذا یا دوا سے تکلیف ہوتی ہو تو وہ نہ دو۔ علاج میں Ediosyncracy کا خیال رکھو۔ اور اس پر عمل کرو۔ ہاں اگر محض رسم اور وہم کا نتیجہ ہو تو اس کا خیال کرو۔ مثلاً بعض لوگ کونین نہیں پی سکتے۔ اس خیال سے خشک اور گرم ہے تو اس صورت میں اس کا مزا بدل کر دے دو۔ لیکن اگر کوئی غذا ہو۔ جو روز کھاتے ہیں تو وہم نہیں ہے مثلاً کسی کو گیہوں کی روٹی ہضم نہیں ہوتی ہو تو آزما کر دیکھ لو کہاں تک درست ہے۔

گیارہویں نصیحت

بہت سے بیماروں کی وجہ سے بے احتیاط نہ ہو جاؤ اگر بہت سے مریض دیکھنے ہوں تو بھی احتیاط کرو۔ مثلاً ہاتھوں کو اینٹی سیپٹک ادویہ سے صاف کر لو۔ بعض ڈاکٹر جلدی پچکاری کرتے وقت اپنے پرانے تجربہ کے گھمنڈ میں ہاتھ دھوئے یا پچکاری کو صاف کئے بغیر دوائی ڈال دیتے ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ نقصان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر صاحب کو بھی اسی بے احتیاطی سے حال ہی میں بازو پر ورم ہو گیا۔ حضرت بانی سلسلہ بہت احتیاط کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کسی کارڈ کو بھی جو وبا والے شہر سے آیا ہو۔ چھوتے تو ہاتھ دھو لیتے مرض کے متعلق جو احتیاطیں ضروری ہوں وہ ضرور کر لو۔ ہاں وہم میں پڑنا اچھا نہیں۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے خاکسار کی درخواست پر پلیگ (طاعون) ڈیوٹی کے متعلق خاص ہدایات فرمائیں۔ جن میں صفائی، تبدیلی لباس اور ہاتھوں کے دھونے پر زیادہ زور دیا۔ فرمایا جب مریض کو دیکھ کر آؤ۔ تو کپڑے بدل لو۔ اور ہاتھوں کو خوب صاف کر لو۔ اور حفظ ماتقدم کے لئے ایک سفوف کا استعمال روزانہ کرو۔ جس میں کونین اور کافور پڑتے ہیں۔ پلیگ کے ٹیکہ کے متعلق فرمایا یہ بھی بے شک ایک طریق حفاظت ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بطور نشان کے اس کو ہماری جماعت کے لئے منع کیا ہے اس کے علاوہ جرابوں کا استعمال بھی ضروری ہے۔

رپورٹ: حسن بصری صاحب مربی انچارج کمبوڈیا

کمبوڈیا میں بیت التقویٰ کا افتتاح

کمپونگ کفو (کمپونگ رو) صوبہ کمپونگ چھنانگ کا ایک گاؤں ہے جو بڑی سڑک کے تقریباً دو کلومیٹر اندر جانے والے گاؤں کے راستہ پر واقع ہے۔ اور شہر پھنوم پین سے 75 کلومیٹر دور ہے۔ اس گاؤں میں مسلمانوں کے علاوہ بدھ مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ اس گاؤں میں ستمبر 2001ء کے آخر پر احمدیت کا پودا لگا اور بہت سے لوگ احمدی ہوئے۔ اس وقت 350 سے زائد افراد اس گاؤں میں موجود ہیں۔ وہاں ایک کچی بیت لکڑی سے بنی ہوئی موجود تھی۔

2001ء میں گاؤں کے لوگ احمدیت میں شامل ہوئے اور نومبر میں تین روزہ تربیتی کلاس برائے نومبائعین منعقد کی گئی اور احباب نے بڑے شوق سے اس میں حصہ لیا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں خاکسار نے اعتکاف کیا اور احباب کی مزید تربیت کا انتظام کیا یعنی رات کو بعد نماز عشاء تراویح احادیث کا درس اور بعد نماز فجر قرآن کریم کا درس دیا جاتا۔ اس دوران نماز تہجد کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس دوران محسوس کیا کہ یہ بیت اب چھوٹی ہو گئی ہے۔ اور کئی عورتیں خاص طور پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس گھر چلی جاتی ہیں تو پھر مشورہ کیا کہ نئی (بیت) تعمیر کی جائے۔ اخراجات کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش ہوا اور حضور کی اجازت سے جماعت ملائشیا، انڈونیشیا اور سنگاپور کو امداد کے لئے لکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تینوں جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیا یہاں تک کہ بیت الذکر اللہ کے فضل سے مکمل ہو گئی۔ اس کا رقبہ 15x20 میٹر ہے اس کو خوبصورت بنانے کے لئے سامنے والے صحن کی چوڑائی بڑھائی گئی اور اس کو درست کر لیا گیا۔

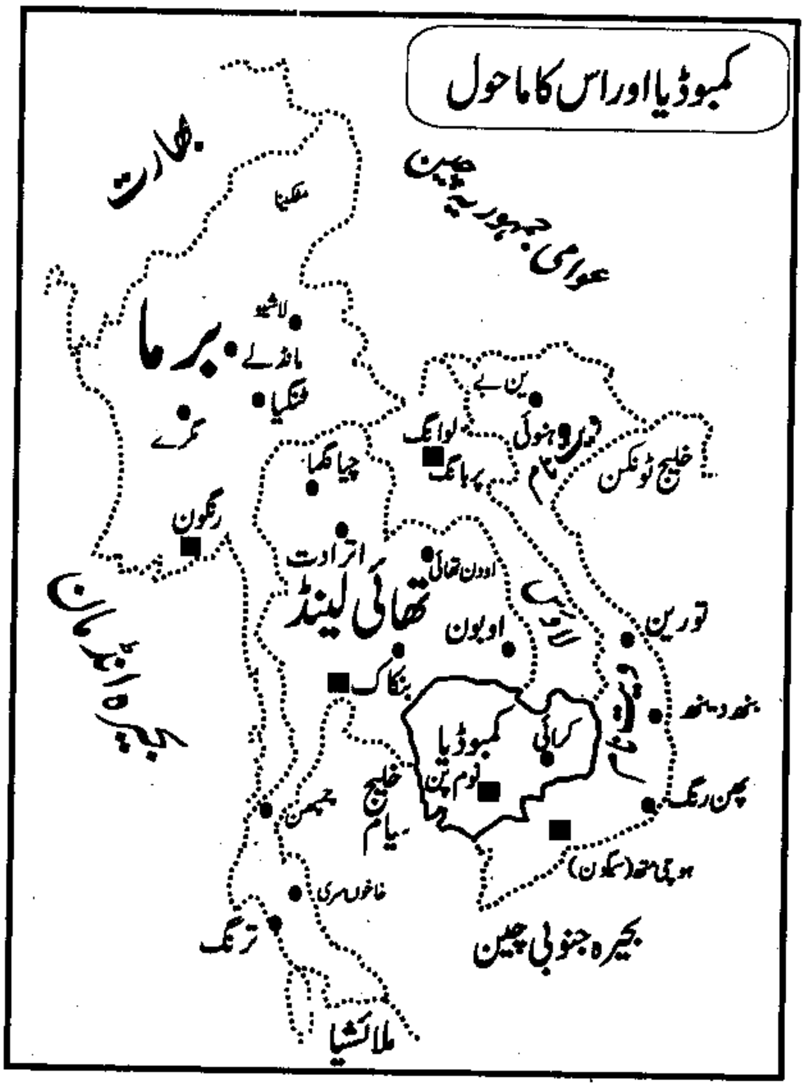

مورخہ 23 رفروری 2003ء بروز اتوار بیت التقویٰ کا افتتاح عمل میں آیا۔

اس تقریب میں غیر از جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا جن میں تین ممبران پارلیمنٹ اور دو نمائندگان وزارت مذہبی امور سے تھے۔ اسی طرح مکرم قمر الدین صاحب مفتی کمبوڈیا جو ہمارے سخت مخالف ہیں، بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب کی صدارت ڈسٹرکٹ آفیسر مکرم Ieu Chieu صاحب نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ہمارے خادم عزیزم شافعی صاحب نے کی۔

اس کے بعد مکرم Lei Cheu صاحب اور ڈسٹرکٹ آفیسر ترالاچ (Tralach) نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ جماعت نے ہمارے علاقہ میں ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر کر کے عبادت کے لئے پیش کی ہے۔

اس گاؤں کے ایک احمدی لیڈر مکرم احمد صاحب نے مختصر رپورٹ پیش کی کہ کس طرح 1979ء سے مختلف لوگ اس گاؤں میں بسنا شروع ہوئے۔ اس وقت ہم نے لکڑی کی ایک بیت بنائی تھی اس کو بعد میں 1992ء میں نئی بیت کے لئے بنیادیں بنائی گئیں مگر اقتصادی حالات کی وجہ سے کام روکنا پڑا۔ یہاں تک کہ جب 2001ء میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور ہم سب نے اتفاق کر کے احمدیت کو قبول کیا تو احمدیت کی برکت سے ہی یہ بیت مکمل ہوئی جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے۔

اس کے بعد نائب وزیر اعظم مکرم اونگ سموئل (Ung Semol) کی نمائندگی میں گورنر کمپونگ چھنانگ (Sou Phrin) نے بتایا کہ وزیر اعظم نے اس تقریب میں شامل ہونا تھا۔ لیکن اچانک بادشاہ سہانوک صاحب کے ساتھ باہر جانے کا پروگرام بنا اس لئے وہ شامل نہیں ہو سکے۔ مگر آپ نے مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے۔ انہوں نے جماعت کی تعریف کی کہ یہ جماعت مختلف علاقوں میں بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے احمدیوں کو ایک اچھی 'سماکوم' (جماعت) بھی قرار دیا۔ اور انہوں نے دوسرے لوگوں کو بھی اس جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کا مشورہ دیا۔ اس موقع پر انہوں نے جماعت کو گولڈ میڈل بھی دیا۔ بالآخر فیتہ کاٹ کر بیت کا افتتاح کیا گیا۔ گورنر صاحب نے جب فیتہ کاٹا تو یہ کہتے ہوئے کہ "احمدیہ چھوک چھئی" یعنی (Ahmadiyya Sucessful) اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس پر سب حاضرین نے تالیاں بجائیں۔ بعد میں گورنر صاحب بیت کے اندر معائنہ کے لئے گئے اور مہمانوں کی کتاب پر دستخط کئے۔ اللہ تعالیٰ اس بیت کو ہمیشہ مخلص نمازیوں سے بھرا رکھے اور اس کو اس علاقہ میں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 20 رجون 2003ء)

بقیہ صفحہ 4

دوڑ و قادیان میں ایک ایسا شخص فوت ہوا ہے جس کے فوت ہونے سے آسمان و زمین ہل گئے ہیں" جب میری نظر اٹھی تو واقعی آسمان ہل رہا تھا اور مکان بھی ہل رہے تھے گویا ایک زلزلہ آیا ہے۔ میرے قلب پر اس کا بڑا اثر ہوا تو میں گھبرا کر پوچھتا ہوں کہ کون فوت ہوا ہے؟......... اس رویا کے سات آٹھ دن بعد تار پہنچا کہ حضرت (اماں جان) سخت بیمار ہیں۔ اس وقت تار کے پہنچنے پر میں نے بعض دوستوں کو جن میں سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور غالباً مولوی شیر علی

صاحب بھی تھے بتایا کہ میں نے اس طرح رویا دیکھا ہے جس کی وجہ سے مجھے گھبراہٹ ہے۔شاید اس سے مراد حضرت (اماں جان) ہی ہوں۔ میں فوراً روانہ ہو گیا لیکن میرے آنے تک بہت حد تک انہیں صحت ہو گئی تھی، پھر جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں کامل صحت ہوگئی۔

اس کے چند ہی دنوں بعد مولوی عبدالستار صاحب بیمار ہو گئے اور مجھے ان کی بیماری کی اطلاع پہنچی۔اس عرصہ میں ان کی صحت کے لئے دعا کرتا تھا مگر دل میں خدشہ تھا کہ اس خواب سے مراد انہیں کی وفات نہ ہو۔ اور اب جب کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رویا انہیں کے متعلق تھی جو پوری ہوگئی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

☆ مکرم اطہر اکرم چٹھہ صاحب ابن مکرم محمد اکرم چٹھہ ساکن ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر فرخندہ آمنہ صاحبہ بنت ڈاکٹر عزیز احمد صاحب ساکن ملتان روڈ لاہور مکرم ندیم احمد شبیر صاحب مربی سلسلہ سمن آباد لاہور نے بعوض دو لاکھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم اطہر اکرم چٹھہ محترم چوہدری رحمت خاں صاحب مرحوم سابق امام بیت الفضل لندن کے نواسے اور چوہدری محمد خان صاحب ساکن موہلنکے چٹھہ کے پوتے ہیں۔اسی طرح ڈاکٹر فرخندہ آمنہ صاحبہ محترم چوہدری سردار خان صاحب مرحوم آف موہلنکے ضلع گوجرانوالہ کی نواسی اور چوہدری رشید احمد صاحب لاہور کی پوتی ہیں۔رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم رانا رفیق احمد فاتح اور ثمینہ رفیق صاحبہ کو 18 مئی 2003ء کو شادی کے تین سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بچے کا نام "خلیق احمد رانا" عطا فرمایا نومولود مکرم پروفیسر رانا منور احمد خان صاحب کا پوتا اور مکرم طارق احمد صاحب بٹ مقیم کینیڈا کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح باعمر اور خادم دین بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

☆ یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ اور بی ایس سی میٹالرجیکل اینڈ میٹریل سائنسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔داخلہ فارم 31۔ جولائی تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ 10۔ اگست کو ہوگا مزید معلومات کیلئے جنگ 7 جولائی۔

☆ قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی گلگت نے ایم ایس سی اکنامکس، زوآلوجی، باٹنی، کیمسٹری، میتھ میٹکس، انٹرنیشنل ریلیشنز، MCS، BCS، BBA اور بی ایس سی فوڈ پروسسنگ ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 23 جولائی تک وصول کئے جائیں گے۔مزید معلومات کیلئے جنگ 6 جولائی۔

☆ پاکستان نیوی میں بطور کیڈٹ شامل ہو کر الیکٹرونکس مکینیکل انجینئرنگ / بزنس ایڈمنسٹریشن میں بیچلرز ڈگری حاصل کرنے کیلئے رجسٹریشن 13 جولائی تک پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن سنٹر میں کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 6 جولائی 2003ء۔

☆ گورنمنٹ کالج لاہور نے MBA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 28 جولائی تک وصول کئے جائیں گے۔مزید معلومات کیلئے ڈان 7 جولائی۔

☆ UET لاہور اپلائیڈ فزکس، اپلائیڈ کیمسٹری، اپلائیڈ میتھ میٹکس اور کمپیوٹر سائنس میں M.Sc کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 23 جولائی تک وصول کئے جائیں گے۔مزید معلومات کیلئے ڈان 7 جولائی 2003ء۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

☆ مکرم فخر احمد فرخ صاحب مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب اٹھوال سابق امیر ضلع بدین کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ موصوف کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

☆ مکرم نسیم احمد خالد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی بچی ثمینہ یاسمین آٹھ سال قبل آگ سے جل گئی تھی۔ لاہور کے ہسپتال میں ان کی پانچویں دفعہ سکن گرافٹنگ ہو رہی ہے۔ بچی کی کامل شفایابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق کی تعمیر نو بہت مشکل کام ہے امریکہ نے عراق کی تعمیر نو کو بہت مشکل کام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کام اکیلا امریکہ نہیں کر سکتا۔عراق میں امریکی انتظامیہ کے سربراہ پال بریمر نے کہا ہے کہ صدام نے 35 برس عراق کی اقتصادی و سماجی حالت تباہ کی۔ہم 35 روز میں حالات ٹھیک نہیں کر سکتے ہمیں عراقی عوام سے ہمدردی ہے۔ اگلے سال الیکشن کروا سکتے ہیں۔اس ملک کو امن کا گہوارہ بنا دیا جائے گا۔

میکسیکو میں انتخابات جنوبی امریکہ کے ملک میکسیکو میں وسط مدتی انتخابات کے دوران پرتشدد واقعات میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔20 سے زائد مقامات پر ووٹنگ روکنے کی کوشش کی گئی۔آدھی سیٹوں کے نتائج کے مطابق اپوزیشن نے 34.4 اور حکمران جماعت نے 30.5 فیصد حاصل کئے ہیں۔ اب تک حکمران جماعت 44 سیٹیں ہار چکی ہے۔

بش سینیگال پہنچ گئے امریکی صدر بش سخت ترین حفاظتی انتظامات میں 15۔افریقی ممالک کے دورے کے پہلے مرحلے میں سینیگال پہنچ گئے ہیں۔

امریکہ مداخلت سے باز رہے زمبابوے کے صدر رابرٹ موگابے نے امریکی صدر بش کو خبردار کیا ہے کہ وہ ان کے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہے۔ وہ اپنے خیالات زبردستی کسی اور پر مسلط کرے۔ صدر بش کے افریقی ممالک کے دورے کا مقصد ہمیں ڈکٹیٹ کرنا ہے کہ اپنے ملک کا نظم ونسق کس طرح چلائیں۔ یہ ہمارے لئے ناقابل قبول ہے۔

عراقی عوام کے حقوق کا تحفظ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے عراق میں موجود امریکی و برطانوی فوج پر زور دیا ہے کہ عراقی عوام کے حقوق کا تحفظ یقینی بنائیں۔اقوام متحدہ عراقی شہروں میں ہونے والے واقعات کو مانیٹر کرنے کیلئے مبصرین تعینات کرے اور عالمی برادری عراق کی تعمیر نو میں مدد کرے۔

القاعدہ کا مرکز واشنگٹن ٹائمز نے پاکستانی حکام کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ القاعدہ نے "کاروائی کا مرکز" پاکستان سے ایران منتقل کر دیا ہے۔خالد شیخ کی گرفتاری کے بعد القاعدہ اور طالبان کے لیڈر تفتان کے راستے زیدان چلے گئے۔ اسامہ کا بیٹا بھی ایران میں روپوش ہے سیف العادل سمیت القاعدہ کے 250 جنگجو ایران میں ہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایرانی حکومت کی حفاظت میں ہیں۔

چھاپہ مار تنظیم کا لیڈر گرفتار پیرو کی ماؤ نواز چھاپہ مار تنظیم کا آخری لیڈر کارڈوزو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ قتل کی 122 وارداتوں اور 92 دہشت گرد حملوں میں ملوث ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا ٹاور تائیوان میں دنیا کا سب سے بڑا ٹاور تائی پے 101 آئندہ سال مکمل ہو جائے گا۔ تائی پے 101 کی اونچائی 508 میٹر ہے جس پر ایک عشاریہ چھ ملین امریکی ڈالر خرچہ آئے گا جس میں دنیا کی بہترین لفٹ لگائی جائے گی۔ جو ٹاور کی بلندی پر پہنچنے کیلئے 35 سیکنڈ کا وقت لے گی اس کی بلندی ملائیشیا میں موجود سب سے بڑے ٹاور کی بلندی سے 50 میٹر زائد ہوگی۔

عراق میں جھڑپیں بغداد۔ کرکوک، تکرات، بصرہ اور دیگر علاقوں میں عراقی عوام اور امریکی فوج کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں جس میں 6۔ امریکی فوجی ہلاک اور 3 عراقی شہری جاں بحق ہو گئے۔ ماہرین کی رائے ہے کہ حملوں نے امریکی فوجیوں کو چکرا دیا ہے۔ بڑھتی ہوئی منظم کارروائیوں سے لگتا ہے کہ امریکی فوج کو طویل گوریلا جنگ لڑنی پڑے گی۔ امریکی فوج نے تازہ حملوں کے شبہ میں جیپ میں سوار شہریوں پر فائرنگ کر دی جس سے دو شہری موقع پر دم توڑ گئے۔ امریکی فوج نے تلاشی آپریشن شروع کر دیا۔ صدام کے باڈی گارڈ سمیت متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے۔ بھاری تعداد میں اسلحہ بھی برآمد ہوا امریکہ نے کہا ہے کہ حملہ آوروں کے بارے میں اطلاع دینے والے کو اڑھائی ہزار ڈالر انعام دیا جائے گا۔ چیئرمین انٹیلی جنس کمیٹی نے کہا ہے کہ اب تک 209 فوجی مارے جا چکے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کیلئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل 12 فروری 1977ء)

نیز فرماتے ہیں۔"اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے بعض دار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں۔"

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

اساتذہ وطلبہ سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی)

گمشدہ اٹیچی کیس

☆ سلے اور ان سلے کپڑوں پر مشتمل ایک اٹیچی کیس فیکٹری ایریا سے دارالنصر غربی تک جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے جس کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	9۔جولائی	زوال آفتاب	12-13
بدھ	9۔جولائی	غروب آفتاب	7-19
جمعرات	10۔جولائی	طلوع فجر	3-30
جمعرات	10۔جولائی	طلوع آفتاب	5-08

ڈپٹی سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد واپس

قومی اسمبلی میں وزیراعظم کی اس پیشکش پر کہ حکومت اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کا سلسلہ جلد دوبارہ شروع کرے گی۔ اپوزیشن نے ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک واپس لے لی ہے۔ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں اپوزیشن سے کہا کہ وہ پارلیمنٹ کو چلانے میں مدد دیں، چودھری شجاعت کی واپسی پر دوبارہ مذاکرات کرینگے، بات چیت وہیں سے شروع ہوگی جہاں چھوٹی تھی۔ انہوں نے کہا بدقسمتی کی بات ہے کہ اپوزیشن ایسے مسائل میں الجھ رہی ہے جس سے پارلیمنٹ کا بزنس متاثر ہو رہا ہے، ملک میں کوئی ڈیڈلاک نہیں ہے۔

تحریک چلانے کا فیصلہ نہیں کیا ایم ایم اے

کے صدر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ حکومت کے خلاف کسی تحریک کا آغاز نہیں کیا جارہا اور نہ ہی ہم ایجی ٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔ ایم ایم اے نے فیصلہ کیا ہے کہ 14۔اگست کو راولپنڈی میں جلسہ عام کیا جائے گا۔ 14۔اگست کو اگر حکومت نے جلسہ سے روکا تو پھر تحریک بن سکتی ہے۔ حکومت ضد چھوڑ دے تو افہام وتفہیم کا امکان ہے۔ عدم اعتماد کے حوالے سے کوئی قانون پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر نہیں بن سکتا۔

اپوزیشن احتجاج کا شوق پورا کرے وزیر

اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اپوزیشن 14۔اگست کو احتجاج کا شوق پورا کر کے دیکھ لے حکومت اسے امن وامان خراب کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ احتجاجی تحریک شروع کرنے کا اعلان کوئی نئی بات نہیں۔ میرے خلاف اگر تحریک عدم اعتماد آئی تو سیاسی طور پر مقابلہ کروں گا۔

یکساں جوڈیشل پالیسی کیلئے نئی باڈی کا قیام

چیف جسٹس پاکستان کی سربراہی میں چاروں ہائی کورٹس کے چیفس جسٹس صاحبان پر مشتمل چیف جسٹسز کمیٹی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس کی جگہ نیشنل جوڈیشل پالیسی میکنگ آرڈیننس کے تحت جوڈیشل میکنگ باڈی تشکیل دے کر اسے قانونی تحفظ دے دیا گیا ہے۔ چیف جسٹس پاکستان اس کے سربراہ ہونگے یہ باڈی چاروں صوبوں میں جوڈیشل پالیسی کے لئے اہم فیصلے کرے گی۔

ایٹمی اثاثے غلط ہاتھوں میں نہیں جاسکتے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے پاکستان کا ایٹمی پروگرام مکمل طور پر اس کا اپنا ہے اور ہتھیاروں کے پھیلاؤ یا ان کی چوری کو روکنے کیلئے انتہائی سخت اور موثر اقدامات کیے گئے ہیں۔ پاکستان ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی کبھی اجازت نہیں دے گا اور اس کے ایٹمی اثاثے غلط ہاتھوں میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اپوزیشن اپنا سربراہ بنائے پھر سربراہی اجلاس بلائیں گے

وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ اپوزیشن جو کچھ کر رہی ہے وہ اچھی بات نہیں، پہلے اپوزیشن اپنا سربراہ تو نامزد کرے پھر دیکھیں گے کہ سربراہ اجلاس کب بلایا جائے۔ سانحہ کوئٹہ کی تحقیقات جاری ہیں۔ کسی بے گناہ کی بجائے اصل مجرموں کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ اتنے بڑے واقعہ کے بعد صوبے میں اعلیٰ سطحی انتظامی تبدیلیاں ہونگی۔

حلف والے آئین میں ایل ایف او شامل نہیں تھا

قومی اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر کی تحریک عدم اعتماد پر بحث کے دوران اس وقت انتہائی دلچسپ صورتحال پیدا ہوگئی جب حکومت میں شامل پاکستان پیپلز پارٹی پیٹریاٹ کے اہم رکن ڈاکٹر شیر افگن نیازی نے اس بات کا انکشاف کیا کہ قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں ارکان اسمبلی نے جس آئین کے تحت حلف اٹھایا تھا وہ 1996ء میں پرنٹ ہوا تھا اور اس میں ایل ایف او شامل نہیں تھا۔ جس پر سپیکر قومی اسمبلی نے فوری طور پر ان کا مائیک بند کردیا اور اپوزیشن نے اس پر احتجاج کیا۔

پاکستان تجارت کے دروازے کھولے

بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا نے پاکستانی وفد پر زور دیا ہے کہ بھارت سے دوطرفہ تجارت کے دروازے کھولے جائیں اور شکوک کو جگہ نہ دیں۔ بھارت کے ساتھ تجارت کو فروغ دینے سے پاکستان کی معیشت پر کوئی برے اثرات مرتب نہیں ہونگے۔ دونوں ممالک میں تجارت 25 کروڑ ڈالر سے تین چار ارب ڈالر تک لے جائی جا سکتی ہے۔ پاکستانی تاجروں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا فری ٹریڈ زون کے لئے محصولات میں ہم آہنگی مہیا کرنے کو تیار ہیں۔ اس موقع پر بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر عزیز احمد خان نے کہا کہ باہمی کشیدگی سے تجارت متاثر ہوئی ہے۔ کشمیر سمیت تمام مسائل حل ہونے چاہئیں۔

بھارت کے ساتھ برابری کی سطح پر مذاکرات کئے جائیں گے

پاکستان نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ برابری کی سطح پر اور باوقار انداز میں مذاکرات کئے جائیں گے۔ وہ مقبوضہ کشمیر میں ظلم و جبر کا انفراسٹرکچر ختم کرے اور انسانی حقوق کی بحالی کیلئے قابل تصدیق اور ٹھوس اقدامات کرے۔ ایک بریفنگ میں دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ سانحہ کوئٹہ کی تحقیقات مکمل ہونے اور ثبوتوں کے حصول کے بعد یہ معاملہ افغانستان اور ایران کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے کہا بھارت مذاکرات کیلئے جوش و جذبے کا مظاہرہ نہیں کر رہا۔ ترجمان نے بھارت کی اس غیر رسمی تجویز کو مسترد کر دیا کہ مذاکرات کا آغاز جائنٹ سیکرٹریوں کی سطح سے ہونا چاہئے۔

عراقی مسلمانوں کیلئے فوج بھیجیں گے وزیر

دفاع نے کہا ہے کہ عراق کے مسلمانوں کو ریلیف دینے کیلئے اسلامی ممالک کے ساتھ مشاورت کے بعد فوج عراق بھیجی جائے گی۔ اس معاملے کو او آئی سی کے پلیٹ فارم پر لایا جائے تاہم ابھی فوج بھیجنے کے متعلق حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ ایٹمی پروگرام کسی قیمت پر رول بیک نہیں ہوگا۔ پیٹریاٹ اور پیپلز پارٹی (شیرپاؤ) کا اتحاد کسی وقت بھی عمل میں آسکتا ہے۔

امریکہ اور یورپ صدر مشرف کو وردی سمیت قبول کرنے پر آمادہ

پاکستان کے کمزور جمہوری نظام میں مذہبی انتہا پسندوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو کنٹرول کرنے اور جمہوریت کی بساط لپیٹنے کیلئے اسمبلیوں کو تحلیل کرنے کے بعد صدارتی نظام یا پھر مارشل لاء کے بڑھتے ہوئے امکانات پر امریکی صدر اور یورپ نے جنرل مشرف کو قبول کرنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ کیونکہ موجودہ حالات ایک سنگین سیاسی بحران کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں بڑی طاقتوں نے پاکستان کے باوردی جنرل کو قبول کر لیا ہے۔ روزنامہ دن 8 جولائی 2003ء کی رپورٹ کے مطابق امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے بے نظیر بھٹو اور شہباز شریف کو آئندہ سیاسی کردار کیلئے اگلی لسٹ پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ حقائق کے مطابق جنرل مشرف بعض مقاصد کی تکمیل کیلئے ناگزیر ہیں۔

پتنگ بازی پر مستقل پابندی کا فیصلہ

لاہور میں پتنگ بازی پر لگائی جانے والی پابندی کے مثبت اثرات نکلے ہیں۔ آئندہ جمعہ کو ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں اس عبوری پابندی کو مستقل شکل دینے کا فیصلہ ہوگا۔ اس جلاس میں لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی کی ٹیم اور ضلعی انتظامیہ بھی شامل ہوگی۔

C.S.S/P.C.S
امتحانات کی تیاری کیلئے
پروفیسر سجاد: 212694

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ــــ ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۳۳۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴ ۲۱۳۹۶۶

AHMAD
MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T.T, FEBC, Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (e)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore
Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF
JEWELLERS